ٹیلی فون نمبر ۲۶۱۳۵ ۔ رجسٹرڈ نمبر ۱۷۶ ایل

حب الوطن من الایمان

کاکوری اخبار
پندرہ روزہ

قیمت ۱۸ نئے پیسے

ایڈیٹر:۔ ڈاکٹر سید احمد علوی تسنیم

سالانہ قیمت صرف چار روپیہ
فی پرچہ اٹھارہ نئے پیسے

ترسیل زر کا پتہ
۱۔ شمس علوی منیجر کاکوری اخبار ۳۴ امین آباد پارک لکھنؤ
۲۔ مبارک بکڈپو بندر روڈ مقابل ڈینسو ہال کراچی نمبر ۲

خبروں اور مضامین کے سلسلے میں خط و کتابت ایڈیٹر سے اور مالی و انتظامی امور میں منیجر سے کی جائے۔

جلد نمبر ۱ | ۱۵ جنوری سنہ ۱۹۶۳ء مطابق ۱۸ شعبان المعظم سنہ ۱۳۸۲ھ

نماز:۔ چالیس احادیث نبویہ کا ترجمہ

مرتبہ:۔ ایڈیٹر

سلسلہ گذشتہ

۲۰۔ بدعتی مرد عورت کی نماز قبول کرنے سے اللہ تعالیٰ نے انکار کر دیا ہے۔ ابن ماجہ صفحہ ۶

۲۱۔ ریاکار جو لوگوں کو دکھانے کے لئے نماز پڑھتا ہے اس کی نماز مردود ہے۔ ترغیب ترہیب۔ صفحہ ۳۲-۳۶

۲۲۔ وضو کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ مشکوٰۃ صفحہ ۴۰

۲۳۔ پیشاب یا پاخانہ کی حاجت سخت ہو تو فراغت سے پہلے نماز نہیں۔ بلوغ المرام ص ۱۵

۲۴۔ جس مرد کا کپڑا ٹخنوں سے نیچا لٹکا ہوا ہو اسکی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ابو داؤد ص ۲۴۳

۲۵۔ ہمیشہ بلا شرعی عذر دیر سے پڑھنے والے کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ابن ماجہ ص ۶۹

۲۶۔ جس عورت کا جسم پاؤں تک پوشیدہ نہ ہو سر پر چادر نہ ہو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ابو داؤد ص ۲۴۴

۲۷۔ صف کے پیچھے اکیلے نماز پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔ بلوغ المرام ص ۳۰

۲۸۔ اذان سنکر مرد کی نماز بغیر عذر شرعی کے گھر میں قبول نہیں ہوتی۔ ابو داؤد ص ۲۱۶

۲۹۔ جس نے عصر کی نماز چھوڑ دی اسکے نیک اعمال برباد ہو گئے۔ بخاری ص ۴۶

۳۰۔ دو وجہ شرک و بدعت وفسق و فجور کے) جس بیش امام سے مقتدی ناخوش ہوں (یعنی نا اہل) امام کی نماز مقبول نہیں۔ ابو داؤد ص ۲۲

۳۱۔ جو شخص نماز میں سورۂ فاتحہ نہ پڑھے اسکی نماز نہیں ہوتی۔ صحیح بخاری ص ۱۹۱

۳۲۔ فرض نماز کی تکبیر ہو جانے کے بعد سنت یا نفل کوئی نماز نہیں ہوتی۔ ابن ماجہ ص ۸۱

۳۳۔ رکوع و سجود اطمینان سے نہ کرنے سے خلاف سنت اور جلدی جلدی نماز پڑھنے والے کی نماز نہیں ہوتی۔ ترہیب ص ۳۰۰

۳۴۔ اہلحدیث قبرستان میں نماز نہیں ہوتی۔ ابو داؤد ص ۱۸۳ تحفہ ص ۲۶۳

۳۵۔ جو شخص نماز کے بعد میں نہ ڈالے تو اسکی نماز قبول نہیں ہوتی۔ ابو داؤد ص ۹۶

۳۶۔ جس عورت سے اس کا شوہر ناراض ہو اسکی نماز سر سے اوپر نہیں جاتی یعنی قبول نہیں ہوتی۔ مشکوٰۃ ص ۱۰۰

۳۷۔ ناپاک و حرام کمائی کے کپڑے پہنکر نماز قبول نہیں ہوتی۔ مشکوٰۃ ص ۲۰۵

۳۸۔ گناہوں اور بیہودہ عادتیں نہ چھوڑنے والے کی نماز قبول نہیں۔ تفسیر ابن کثیر ص ۲۱

۳۹۔ قیامت کے دن سب سے پہلے بندہ سے نماز کا حساب لیا جائیگا۔ ترغیب ج مشکوٰۃ ص ۹۳

ہر مسلمان اسکو غور سے پڑھے اور یاد رکھے اور پھر اپنی اصلاح کرے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو پکا نمازی بنائے اور نمازیں قبول کرے۔ آمین۔

مراسلہ حضرت ذوقؔ کاکوروی

آپ نے خلیق میاں کا مضمون جو میرے بارے میں شائع کیا ہے وہ اس وجہ سے اچھا نہیں ہے کہ اس کی ابتدا آپ نے مجھ سے کی ہے بلکہ اس لیے فائدہ ہوگا کہ بہت سے گمنام ادیبوں کے کارنامے منظر عام پر آسکیں گے۔ خلیق میاں میرے بارے میں ایک جگہ لکھتے ہیں "ادب، سیاست، سوسائٹی" اور دین۔ غرض زندگی کا کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جس پر آپ حاوی نہ ہوں" اپنے دین پر حاوی ہونے کا علم تو مجھے آج ہی ہو رہا ہے۔ اگر میں چاہوں تو ازراہ انصاف اپنی پیغمبری کا اعلان کر سکتا ہوں۔ اگر ہندوستان والے نہیں تو بہر حال پاکستان والے تو آنکھ بند کر کے مجھے عزیز یا خود اپنا پیغمبر مان ہی لیں گے۔ جب کہ ان کے یہاں خدا تک پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ اور سر دست میں خلیفہ کا بھی محتاج نہیں ہوں۔ جبکہ خلیق میاں پہلے سے میرے ہاتھ پر بیعت کئے بیٹھے ہیں۔

دوسری چیز یہ کہ جو اشعار مجھ سے منسوب کئے گئے ہیں ان میں دو تین جگہ غلط مصرع شائع ہو گئے ہیں۔ مثلاً ایک جگہ "ڈھل جاؤں تو کیا ہوگا" اس کی جگہ "جل جاؤں تو کیا ہوگا" چھپ گیا ہے۔ اسی طرح ایک بند میں دو جگہ ضرورت ضرورت شائع ہو گئی ہے اس میں ایک جگہ "حقیقت" ہے ضرورت بلا ضرورت شائع ہو گئی ہے اسی طرح جہالت کو بڑھاؤں تو جیلوں کی جگہ کوئی دوسرا لفظ چھپ گیا ہے یہ تو رہی غلطیوں کی بات۔ اب جہاں تک میری شاعری کا تعلق ہے اس کے بارے میں عرض ہے کہ میں سنجیدہ شاعری نہیں کرتا۔ صرف مزاحیہ شعر لکھتا ہوں۔ جو اشعار خلیق میاں نے دیئے ہیں وہ دراصل میری ماضی "ڈربی اور ہنگلیس" میں جو میں آٹھویں جماعت میں لکھا کرتا تھا۔ اب یہ اشعار خود مجھے یاد نہیں کہ کب لکھے تھے۔ ایک جگہ میری ہی کسی کتاب میں یہ اشعار غلط چھپ گئے ہیں۔ میرے خیال میں خلیق میاں نے کاتب کی کم ظرفی کو بحال رکھتے ہوئے انھیں جوں کا توں شائع کر دیا۔ بھلا محل اور جیلوں کا قافیہ بل کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ جگہ ضرورت ضرورت نظم کرنا بھی ضرورت کے ماتحت پڑا ہے۔ ضرورت ہر شخص کو لاحق ہوتی ہے مگر اتنی ضرورت بھی کیا کہ ایک بند تک اس کا متحمل نہ ہو۔

انتخاب مشاعرہ میخانۂ ادب کراچی

۱۶ر نومبر ۱۹۶۲ء

احسان کاکوروی:-

تم غم دیتے ہو دل کو آزمانے کے لئے
غم ہی دل کو راس آ جائے کہیں ایسا نہ ہو
یا الٰہی وہ عیادت کو مری آتے تو ہیں!
دفعتاً آرام آ جائے کہیں ایسا نہ ہو
ہم گلی سے حبیب کے میخانے چلے جاتے ہر روز
واقعہ کوئی گڑھا جائے کہیں ایسا نہ ہو
حالِ دل لکھ لکھ کے تم رکھتے ہو احسان مگر
اس کی محفل میں پڑھا جائے کہیں ایسا نہ ہو

مسکین کاکوروی

دل کو یہ محسوس ہوتا ہے وہ جب آ جاتے ہیں
چیز اپنی گم شدہ جیسے کوئی پا جائے ہے
آج کیا وعدہ نبھانا ہے انھیں اغیار سے
شام ہی سے یہ دل بیمار بیٹھا جائے ہے

بقیہ صفحہ ۳

۴۔ آپ نے اخبار کو خاصہ دلچسپ بنا دیا ہے اور زیادہ سے زیادہ دلچسپ بنانے چلے جا رہے ہیں۔ "نظر لگے نہ کہیں تیرے دست و بازو کو"

طاہر محسن صاحب نے جو سلسلہ شروع کیا ہے اسے جاری رکھئے۔

عفت بانو کی نظم بہت خوب ہے۔ چین پر آپ نے نظم لکھی ہے جس کا ... ملاحظہ ہو۔

عجیب [illegible] کا شیر عجیب شیرینی | مزہ ہے [illegible] کا گر نام رکھ لیا چینی
ملاحظہ ہو [illegible] پر یہ غائب [illegible] | دھرم ہے [illegible] کا پھر اکھوا دیئے دینی
یہی چلن ہے تو انجام کار کیا ہوگا
پلاؤ کھائیں گے احباب فاتحہ ہوگا

اختر یوں پلکوں پہ آکر تھم گیا وقت وداع
آسماں پر کوئی تارہ ہے کہ ٹوٹا جائے ہے
ان حسین آنکھوں میں آنسو اپنے بے جا ظلم پر
ہائے کشمکش آج یہ منظر بھی دیکھا جائے ہے

احسن کسانی کاکوروی

اک سراپا انتظار شوق کیا شکوہ کرے
ایک تو حسن مجسم اس پہ نازک خوئے دوست
واللہ اللہ جذب کامل اور یہ اعجاز عشق
کہ ہر اک موئے بدن سے پھوٹ نکلی بوئے دوست
کیسے شکوے کیسے نالے کیسی حسرت کیسی آہ
یہ بدگمانی بھی خطا ہے ہو اگر وہ سوئے دوست

نسیم علوی کاکوروی

شب کی تنہائی میں کوئی یہ چراغاں دیکھئے
میری پلکوں پہ ستارے سے فروزاں دیکھئے
خندہ لب یوں تو رہا کرتے ہیں ہم لوگ مگر
کوئی سینے میں مچلتے ہوئے طوفاں دیکھئے
صورت موسم گل فصل خزاں آئی ہے
کوئی دیوانوں کے پھر چاک گریباں دیکھئے
ہم ہی آوارہ نہیں راہ وفا میں علوی
کوئی اس شوخ کی بھی زلف پریشاں دیکھئے

ساقی کاکوروی

ہم کسی در سے کرم فرما گئے
دل کے نالے آج لب پر آ گئے
باغباں پر آ نہ جائے کوئی بات
پھول بے چارے خود ہی مرجھا گئے
سوچتے ہی سوچتے سب رہ گئے
ایک ہم طوفاں سے ٹکرا گئے

ہائے قسمت کچھ نہ مہلت مل سکی
توبہ کرنا تھی کہ بادل چھا گئے
پی کے نکلے اس طرح کل رات ہم
سب تو سب ساقی سے بھی ٹکرا گئے

فطرت کاکوروی

میں نہ کہتا تھا کہ رنجش کا کچھ انجام نہیں
اب یہی بات زمانہ میں کہاں عام نہیں
آپ کو کیوں ہے ندامت مری بربادی پر
آپ پر تو کوئی ادنیٰ سا بھی الزام نہیں
تیری نظروں سے پیوں کاش تو یہ بات کچھ اور
ورنہ تو شیشہ نہیں ساغر نہیں کیا جام نہیں
کب سے میں چاک گریباں لئے پھرتا ہوں
جیسے فطرت مجھے اب اور کوئی کام نہیں

نقی علی سحر

کس کی چاہت کیجئے کس کی تمنا کیجئے
سب یہاں اک قدر کے پرتو ہیں پھر کیا کیجئے
ظلم دیکھے ہیں بہت سے یہ نرالا ظلم ہے
بیٹھئے دل میں مرے اور مجھ سے پردہ کیجئے
سحر سرمست ازل ہے چھوڑئے اس کو جناب
کون کہتا ہے کہ دیوانے کی پروا کیجئے

فروغ کاکوروی

اے اسیر بند تیرے نالۂ شب گیر سے
بجلیاں ٹکرا رہی ہیں خانۂ زنجیر سے
نامرادی عاشقی حرماں نصیبی بے بسی
ہائے وابستہ ہیں کیا کیا سب مری تقدیر سے
قطرۂ اشک سوز گرمی دل سے فروغ
بن کے جلتے ہیں شرارے آسماں تک تیر سے

باقی صفحہ ۴

کاکوری اخبار

عامی کاکوروی کا

بے کسوں کا دل ہی کیا بے بس ہے بے آواز ہے
ایک چٹکا آئینہ یا اک شکستہ ساز ہے

دھجیاں میرے پھٹے دامن کی دامن بن گئیں
یہ بھی تکمیلِ جنونِ عشق کا اعجاز ہے

کوئی مطرب ساز الفت لے کے بیٹھا تھا کبھی
اور زمانہ ہے کہ اب تک گونج پرواز ہے

بے اثر آہ و فغاں عامی ترے کس کام کی
جو پہونچ جائے کسی کے کان تک آواز ہے

علامہ درد کاکوروی

نکلنے کو تو ارمانِ دلِ مضطر نکلتے ہیں
مگر مشکل یہی ہے دل سے ٹکرا کے نکلتے ہیں!

پرانے مست لا چکے نیا رنگ آج محفل میں
شراب کہنہ آتی ہے نئے ساغر نکلتے ہیں!

نہ ہر سینے میں آتش ہے نہ ہر دل طور ہوتا ہے
ہزار دل میں کوئی دو ایک طاکستر نکلتے ہیں

بھرے ہیں درد میرے دل میں جو شعلے محبت کے
وہی جب آہ کرتا ہوں دھواں بن کر نکلتے ہیں

عورتوں کی عجیب و غریب توہمات

عورتوں کیلئے

دہلی کی بڑی بوڑھیوں کی باتیں

اے ہے۔ آج فجر ہی فجر کس نگوڑے کا منہ دیکھا تھا۔ ابتک کھانا نصیب نہیں ہوا۔ نوج ایسی بھونڈی صورت کوئی فجر کو دیکھے۔ جو سارا دن فاقہ مرے۔ اے یہ کس منحوس قدم بد ہضم کے پاؤں ہے میں نے یہ کام لگایا تھا کسی عنوان نہیں ہوتا۔ نیک ہی چکتا۔ ناک میں دم آگیا۔

بوا آج گھڑی گھڑی پانی پر سوئی ہو جو بات پر رونی ہو سیدھی بات کو الٹا سمجھتی ہو۔ بوا لڑنے میری بلا۔ بوا زبان سنبھالو۔ بلانے جائے تمھیں تو۔ چاند ہونے لگی۔ لے تو میں اپنے کام کو اٹھی تھی یہ کس اجڑی نے چھینک دیا خدا خیر کرے بوا ذرا ٹھہر جاؤ۔ پاؤں میں جوتی ہیر پھیر کرکے پہن تو پھر جاؤ۔ اے ایک پاؤں میں جوتی پہن کے نہیں پھرتے کہتے ہیں تین دن جوں مرتی ہے یا اللہ خیر کیجیو۔ ارے سامنے چھینک آیا۔ بیٹھ جاؤ۔ ایسا نہ ہو کہیں گر پڑو اور چوٹ پھیٹ لگ جائے تو گھر کا آدمی اچھا نہ ہوئے۔

بوا اپنا جھوٹا بلی کو نہیں کھلاتے۔ بھوک بند ہو جاتی ہے کتے کو کھلاؤ جو بھوک بڑھے۔ اے ہے بوا۔ تمہارا ہاتھ میری ناک کو چھو گیا۔ تھو تھو۔ اچھی بی تمھاری ناک ذرا چھو لوں؟ دو دو پیار کوئی بیمار نہ ہو۔

ارے ناک کھجاتی ہے۔ اللہ خیر کرے۔ تھو تھو بیماری کی نشانی ہے کوئی باہر سے آوے تو اس کی جوتی ناک کو چھوا دو۔

ارے بچے سر پر چھلنی نہیں رکھتے۔ پھنسیاں سر میں ہو جاتی ہیں دیکھو وہ بچہ آج جھٹک رہی ہے سامنے نہ بیٹھو۔ اس کی ہوا سے بیماری ہوتی ہے۔ اے لو وہ بچہ بچی چل کے نیچے سے نکل گیا کہیں اس میں پھنسیاں نہ ہو جائیں بوا الٹکا دو۔ بوا الٹکا کر بچہ کر پانی ہوا سے ہلکا ہو جائے گا پیچھے سے آگ کریدتی ہو اس کا کان پکے گا۔

اے بی ذرا احتیاط سے رستہ چلو۔ انگلی بچاؤ کہیں بچے کے سر پہ آنچل نہ پڑ جائے جو اس کے سر میں پھنسیاں ہو جائیں گی۔

بوا تمھارا کیا ہوتا دیہ ہے۔ میں سیلوتی کے بچے کو اس کوکھ چک میں باہر بھیجا ایسے ہی چار کھیلتے ہیں اور پانچ پلے ہیں۔ جو تمھیں دھیر ہو گیا۔ ابھی خدانخواستہ کہنے والی بندی کے منہ میں خاک۔ کچھ ایسی ویسی ہو جاوے تو کس کی ماں کو ماں کہیں۔ بھلو ٹھی کے بچے اور کالی چیز پر اکثر کرکے بجلی گرتی ہے۔ اے ہے یہ بچہ سوتے میں دانت چباتا ہے۔ کس کو کھانے لگا۔ کواڑ کی چول کی مٹی اس کے منہ میں سوتے میں ڈالو جو اس کی عادت چھوٹے۔ بوا تمھیں انگلیاں چٹخانے کا لپکا ہے۔ خدا کو مانو یہ عادت چھوڑ دو نحس ہے۔ بوا حسن تمھاری نظر کیا تم نے میرے بچے کو ٹوک دیا۔ دیکھو

کاکوری اخبار

تمہاری ایڑی میں کیا لگا۔ میں تو تمہارے پاؤں کی مٹی چولھے میں جلاؤں گی۔

اری تو کہتے ہیں اس بیوی کو کوک کا ٹکے ہے اس کے بچے نہیں جیتے۔

میل مٹھو کی چچا کے پلنگ پر اسے نہ بٹھاؤ۔ ایسا نہ ہو کہ اس کا پنج اس کو بھی ہو جائے۔

سو ہریں (لیفا زچہ جب تک چھٹی نہانا لیوے) چھوٹے بچوں کو نہ لے جاؤ۔ چھٹی نہانے کا پانی نہ لانگو۔

بدھ کے دن بیٹی کو کبھی نہیں نہلاتے ہیں بیٹے کو کبھی نہلاؤ۔ جو چار بدھ بیتے ہوں۔

کیوں ری ادھیانی دیکھ کے ستھرائی نہیں دیتی۔ میرے بچے کے پاؤں میں ستھرائی لگ گئی۔ ذرا سا تنکا تھکار کے توڑ ڈالو۔ ایسا نہ ہو میرا بچہ سوکھ کے تنکا ہو جائے۔

اری بوا جھاڑو دینا نہیں کہتے۔ جھاڑو دلے دشمن پر ستھرائی دینا کہتے ہیں۔ جھاڑو کھڑی نہیں کرتے۔ چارپائی کی پائنتی اوپر کر کے کھڑی نہیں کرتے گورکن اپنی کمائی کے لئے ایسا شگون منایا کرتے ہیں۔

اری قینچی نہ بجاؤ۔ کہیں کسی سے لڑائی جھگڑا نہ ہو دے۔

قینچی اور اپنے پر نہیں بیٹھتے ایسا نہ ہو کوئی بہتان تم پر اٹھے۔

پکی ہنڈیا پر کفگیر نہیں رکھتے کھانا بے مزہ ہو جاتا ہے۔

اے بی یہ نیلی چوڑیاں تم نے مجھ کو کیوں بھیجی ہیں۔ ہمارے یہاں تو نیلے رنگ کی کوئی چیز نہیں پہنتے۔ تمہاری چوڑیاں تمہیں مبارک رہیں۔

ارے یہ نگوڑی مرداری میرے نماد پر کہاں سے آ پڑی کوئی اس (چھپکلی) کو مار دو۔ سونے کا پانی لاؤ۔ میں اپنا بدن دھوؤں۔ اسے مار کر جب تک کلی نہ کر لو منہ سے نہ بولو۔

اے بھی یہ کیسے کی بو میری ناک میں کہاں سے آئی۔ دیکھنا کہیں ری (سانپ) تو نہیں نکلی۔ ہاں ہاں ہے تو بھی دیکھو وہ کنڈلی مارے بیٹھی ہے بھی اسے کیل دو کچھ پڑھ کے۔ پیلو ٹھی کے بچے پیٹ والی کا پرچھانواں سے اندھی ہو جاتی ہے۔

(باقی آئندہ)

مشرقی پاکستان کی خبریں (چھپتے ہیں)

جناب ارشاد محمد خاں صاحب مع اہل و عیال کے مستقل سکونت کیلئے کراچی روانہ ہو گئے ہیں ایک اطلاع کے مطابق حسن ارشاد صاحب جو ابھی حال میں لندن سے واپس آئے تھے کراچی میں ملازم ہو گئے۔

ثریا علوی بنت سید عبد الکریم صاحب علوی مرحوم دفعتاً انفلوئنزا اور پیٹ کے درد میں مبتلا ہو گئیں تھیں اب الحمد للہ اچھی ہیں۔

ملو ڈور محمد آصف صاحب علوی مع اہلیہ کے ۲۰ دن قیام کر کے کراچی سے چاٹگام واپس آ گئے ہیں۔

جناب منشی منظور علی صاحب علوی کی طبیعت اب الحمد للہ اچھی ہے۔

محمد رضا صاحب انصاری بغرض تفریح مع اہلیہ محترمہ کے چاٹگام تشریف لائے ہوئے ہیں اپنے بھائی محمد خالد صاحب انصاری کے دولتکدہ پر قیام پذیر ہیں۔

والدہ محمد امین صاحب علوی بغرض تفریح و تبدیل آب و ہوا جیسور تشریف لے جا رہی ہیں وہاں موصوف کا قیام مختصر رہیگا۔

خود محمد امین صاحب علوی پسر عبد الکریم صاحب مرحوم شدید طور پر انفلوئنزا میں مبتلا ہو گئے تھے۔ ناک سے خون آ رہا تھا۔ اب الحمد للہ اچھے ہیں۔

عائشہ بنت محمد خالد انصاری کی سالگرہ کے موقع پر عظیم الشان محفل میلاد منعقد ہوئی جس میں تقریباً تمام اعزا اور دوستوں نے شرکت کی۔ جناب محمد رضا صاحب انصاری نے اپنے موثر وعظ سے حاضرین کو محظوظ فرمایا اس کے بعد پر تکلف ٹی پارٹی دی گئی۔

ٹرام سے حادثہ:۔ نقی علی صاحب علوی ٹرام کے حادثہ میں شدید چوٹ کھا گئے۔ بائیں ہاتھ کی کلائی اور سینہ پر کافی چوٹ آ گئی۔ اللہ نے جان بچا لی۔

محمد عبد اللہ صاحب علوی پسر احتبیٰ علی صاحب علوی سندیلوی کا تقرر رلیف بجسٹر انسٹرکٹر کی حیثیت سے انڈسٹریل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ کانپور میں ہو گیا ہے۔ موصوف ۱۴ ار جنوری کو چارج لے لیں گے۔

پاکستانی ڈاک

(از احسان احمد علوی)

مس طاہرہ خاتون :- دختر جناب عبدالقدوس صاحب نے ایک انگریزی اسکول قوم نمبر ۳ میں کھولا ہے جس کا نام نیو اسلامیہ اسکول ہے۔

انجم سلمہ پسر جناب فدا احمد صاحب عباسی اب بفضلہ اچھا ہے۔ ٹانگ کی ہڈی جڑ گئی ہے اور اسپتال سے گھر آگیا ہے۔ پلاسٹر ابھی نہیں کاٹا گیا ہے۔

مسٹر مصطفےٰ علی عباسی کی طبیعت ابھی تک اصلاح پر نہیں آئی ہے۔ اپنے خالہ زاد بھائی مسٹر عبدالقدیر کے یہاں مقیم ہیں۔ توسیع مدت کی رخصت کی درخواست لکھنؤ بھیجدی گئی ہے۔

جناب اظہر الدین احمد صاحب کرمانی مینجنگ ڈائرکٹر مین اسلامک اسٹیم شپ کمپنی اپنی کمپنی کے کام سے امریکہ تشریف لے گئے ہیں معلوم ہوا ہے کہ موصوف ۲ ماہ بعد واپس ہوں گے۔

جناب عبدالقدوس صاحب کا علاج ڈاکٹر مظفر حسین صاحب کر رہے ہیں منہ میں بدستور خشکی رہتی ہے۔

میخانہ ادب کراچی کا ماہانہ مشاعرہ حسب دستور ماہ جنوری کو شیرالیج ناظم آباد میں منعقد ہوا جس میں شعراء کاکوری نے شرکت فرمائی۔ آئندہ مشاعرہ حسب پروگرام مہینے کے پہلے جمعہ کو ہوگا۔

جناب حاجی سراج احمد صاحب بدایونی مرید حضرت وارث الانبیاء شاہ حضرت حبیب حیدر قلندر قدس سرہٗ جو مدتوں عرس شریف کے منتظمین میں سے رہے سخت علیل ہیں۔ ہاتھوں میں اور پیروں میں رعشہ ہوگیا ہے چلنے پھرنے سے بالکل معذور ہیں اللہ تعالےٰ صحت کلی عنایت فرمائے۔

جناب اقبال علی علوی (صاحبزادہ سلطان علی صاحب مرحوم) کا تبادلہ ڈھاکہ ہوگیا۔ موصوف پی۔ آئی۔ اے میں ملازم ہیں اور بہت ہردلعزیز ہیں ڈھاکہ میں ان کا تقرر اگزیکیٹو انجینئر کے عہدے پر ہوا ہے۔

بیگم عشرت علی صاحب علوی اسپتال سے گھر آگئیں ہیں اللہ کا شکر ہے بخیریت ہیں۔

جناب شہاب انصاری صاحب فرنگی محلی کی اہلیہ کے پتہ کا آپریشن حیدرآباد سندھ میں ہوا تھا خدا کے فضل سے آپریشن کامیاب رہا اور بیگم صاحبہ کراچی آگئیں ہیں۔ ابھی کمزوری باقی ہے اپنے بھائی عبدالرؤف خیدا کے یہاں مقیم ہیں۔

سعیدہ مظہر الدین کرمانی نے سفینۂ انوار پیر الٰہی بخش کالونی میں رجبی شریف کا جشن میلاد نہایت اہتمام اور انتظام سے منایا۔ زنانہ محفل میلاد ہوئی اور پر تکلف چائے سے تواضع کی گئی۔

صباح الدین کرمانی صاحب مع اپنی اہلیہ کے کراچی آئے ہوئے ہیں۔

شمیم احمد علوی کا جہاز مقبول بخش دو ماہ سے کراچی میں ہے معلوم ہوا ہے کہ جنوری کے پہلے یا دوسرے ہفتہ میں جہاز کراچی سے روانہ ہونے والا ہے۔

بیگم نشاط احمد کرمانی کو اس طرف بخار آگیا تھا کمزور کافی ہوگئی ہیں۔ انجکشن لگ رہے ہیں۔ افاقہ ہے۔

جناب وحید الحسن صاحب جو نرائن گنج مشرقی پاکستان میں تجارت کرتے ہیں۔ اپنی بہن اصغر النساء عرف ملکہ (اہلیہ جناب حمید الدین صاحب علوی) کے انتقال کی خبر سنکر کراچی تشریف لائے۔ تقریباً ایک ہفتہ قیام فرمایا اپنے اعزا سے ملنے کے بعد مشرقی پاکستان واپس چلے گئے۔

راولپنڈی

احمد مجاہد صدیقی انٹر میجیٹ سائنس میں اس سال کامیاب ہوگئے ہیں۔ اوائل جنوری میں ان کا ارادہ اعزا سے ملنے کراچی جانے کا ہے۔

احمد انس صاحب صدیقی کے آنکھوں میں رو ہوں کی تکلیف ہوگئی تھی بہت پریشانی رہی۔ انجکشن لگائے گئے جس سے قدرے افاقہ ہے۔

حارثہ صدیقہ بنت محمد خالد صدیقی کے بھی انجکشن برابر لگ رہے ہیں۔ اب معالج نے روک دیئے ہیں۔ افاقہ ہے۔ (باقی صفحہ کالم پر)

علالتیں:

شمیم الدین صاحب علوی: اطلاع ملی ہے کہ ایک ہفتہ سے زیادہ ہوگیا ہے۔ موصوف کی ٹانگ میں شدید درد پیدا ہوگیا۔ مقامی ڈاکٹر کا علاج ہو رہا ہے۔ درمیان میں کچھ سکون ضرور ہوگیا مگر پھر درد تیز ہوگیا۔ انجکشن اور دوائیں دینے کے بعد پھر کچھ سکون ہوگیا ہے۔ تکلیف ابھی ہے۔ اسی درمیان میں شمیم الدین صاحب کے قلبی تکلیف پیدا ہوگئی ڈاکٹر صاحب ان کا بھی علاج کر رہے ہیں۔ باری تعالیٰ صحت عنایت فرمائے۔

روح الامین صاحب۔ موصوف کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ پیر کا زخم مندمل ہوگیا تھا لیکن اب پھر ابھر آیا۔ اب ڈاکٹری علاج ہو رہا ہے۔

ارشدی میاں کے بارے میں معلوم ہوا ہے کہ ہومیوپیتھک علاج سے انھیں فائدہ ہے بہت سی تکالیف قریب قریب ختم ہوگئیں ہیں گلے کی گلٹیاں بھی بیشتر مندمل ہوگئیں۔ لکڑی پکڑ کر دھوپ میں بیٹھ لیتے ہیں۔

حفیظ الدین صاحب: بریلی کی ایک تحریر سے یہ معلوم ہوا ہے کہ حفیظ الدین (داماد عبدالکریم صاحب مرحوم) کی علالت کا سلسلہ یوں تو ۸-۹ ماہ سے برابر چل رہا تھا۔ مگر ادھر دو ماہ سے مرض نے زیادہ شدت اختیار کر لی ہے۔ پیٹ میں گیس اٹھتی ہے جو تمام بدن میں تکلیف دیتی ہے حکیم صدیق احمد صاحب بریلوی کے زیر علاج ہیں۔ کبھی سکون کبھی شدت ہو جاتی ہے چلنے پھرنے سے معذور ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ صحت عنایت فرمائے۔

مشیر الزماں صاحب صدیقی۔ حیدرآباد کی اطلاع ہے کہ موصوف پر قلبی دورہ پڑا۔ ڈاکٹروں نے چھ ہفتہ تک مکمل آرام کا مشورہ دیا ہے۔ نشست و برخاست کی قطعی ممانعت ہے۔ ماہرین امراض قلب کے مشورے سے علاج ہو رہا ہے دعا کیجیے اللہ تعالیٰ صحت کلی عطا فرمائے۔

حافظ النصیر احمد صاحب علوی۔ اطلاع ملی ہے کہ یوں تو موصوف ایک حالت پر رک گئے تھے۔ کمزوری، نقاہت بڑھ رہی تھی کہ یکایک کل ۴ر جنوری کی شب میں برانکائٹس کا حملہ ہوگیا۔ رات بہت تکلیف سے گذری۔ صبح کو مقامی ڈاکٹروں سے رجوع کیا گیا۔ جنھوں نے انجکشن دیا اور دوائیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ۲۴ گھنٹے کے اندر مرض پر قابو پا لیا گیا۔ اور اب طبیعت روبسکون ہے

ارشاد الدین حیدر صاحب۔ موصوف علیل ہو کر رخصت لیکر ہندوستان آگئے ہیں۔ سندیلہ میں مقیم ہیں ڈاکٹری علاج ہو رہا ہے۔

انتقال پُر ملال۔

گورکھپور کے ممتاز بیرسٹر شاکر علی صاحب عباسی کاکوروی

عزیز معاصر "سیاست جدید" کی وساطت سے یہ خبر وحشت اثر ہم تک پہونچی کہ شاکر علی صاحب عباسی کاکوروی نے ۲۹ر دسمبر ۱۹۸۲ء کو وفات پائی۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ وفات کے وقت آپ کی عمر ۸۰ سال تھی۔ موت سے ایک ہفتہ پہلے آپ کے پیٹ کا آپریشن ہوا تھا ۲۳ر دسمبر سے حالت زیادہ خراب ہوگئی آخر جان جان آفریں کے سپرد کر دی اپنے پسماندگان میں ۵ صاحبزادیاں اور ۵ صاحبزادگان چھوڑے ہیں۔ جو کامیاب زندگی گذار رہے ہیں۔ مرحوم ۹ر جون ۱۹۰۲ء میں لکھنؤ کے مشہور قصبہ کاکوری کے معروف گھرانے خاندان عباسیان قاضی گڈھی میں پیدا ہوئے تھے۔ کاکوری کے مشہور ادیب و شاعر اطہر علی آزاد مرحوم کے بھائی تھے۔ مغل دور حکومت میں اس خاندان کے لوگ قاضی کے عہدوں پر متمکن کئے جاتے تھے۔ چنانچہ اس وقت کے اسناد اور فرامین آج بھی اس خاندان میں محفوظ ہیں۔ جب تاجدار اودھ نے گورکھپور کا علاقہ انگریزوں کے حوالے کیا تو اس وقت مرحوم کے جد منصف کے عہدہ پر فائز ہو کر یہاں آئے۔ غدر ۱۸۵۷ء میں آپ بالسی میں منصف تھے مرحوم شاکر علی کے والد مسٹر عسکر علی بستی میں مشہور وکیلوں میں شمار ہوتے تھے اور آنریری مجسٹریٹ بھی رہے۔ میرٹھ سازش کیس اور آزاد ہند فوج سے متعلق مقدمات میں بڑی ناموری و شہرت حاصل کی۔ آپ قانون ساز کونسل کے بھی ۱۹۳۱ء سے ۱۹۳۳ء تک رکن رہے۔ ہمیں اس جانکاہ حادثہ میں مرحوم کے صاحبزادوں اور صاحبزادیوں سے دلی ہمدردی ہے خدا مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

آج ۵ر جنوری ۱۹۸۳ء ایک تحریر سے یہ خبر وحشت اثر سنکر دلی قلق ہوا کہ ۸ر جنوری کو بی بی ہاشمہ بنت اقتدا علی صاحب عباسی مرحوم کا انتقال پر ملال حرکت قلب بند ہو جانے سے ہوگیا۔ خدا مرحومہ کو جنت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

REGD No 1776.A

حالات وطن

ضروری تصحیح :۔ خالد شبیر الزماں صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۵ ستمبر ۶۲ء کی اشاعت میں ایک خبر موصوف کی کامیابی امتحان کی شائع ہوئی تھی۔ جس میں غلطی سے بی اے شائع ہو گیا ہے وہ حقیقتاً بی، ای، الیکٹریکل انجینیرنگ کا امتحان اس سال عثمانیہ یونیورسٹی سے درجہ اول میں پاس کیا ہے ناظرین کرام اس کی تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

عقیل الدین صاحب علوی: حیدرآباد کی ایک خبر سے یہ معلوم ہوا ہے کہ موصوف کا تبادلہ جوٹ کور ضلع سنگاریڈی سے حیدرآباد ہو گیا۔ آپ حیدرآباد آیورویدک میڈیکل کالج میں آ گئے ہیں۔

پنشن :۔ ہمیں یہ معلوم کرکے خوشی ہوئی کہ حافظ نظیر احمد صاحب کی پنشن چار پانچ سال کی مسلسل کوششوں کے بعد مل گئی۔ ڈاکٹر مشتاق احمد صاحب علوی کی ساعی جمیلہ قابل تحسین ہیں ورنہ بڑی مشکلات کا سامنا تھا۔

تقریب شادی: اتوار ۳۰ دسمبر ۶۲ء کو آزاد حسن صاحب علوی کاکوروی منیجر کارخانہ احمد حسین دلدار حسین لکھنؤ کی بڑی صاحبزادی کا عقد خان بہادر سید منور حسین صاحب ایڈوکیٹ کے چھوٹے صاحبزادے کے ساتھ ۱۲ بجے دن کو بمقام احمد منزل عبدالعزیز روڈ میں ہوا۔ شہر کے بہت سے ہندو مسلم ممتاز افراد اور معززین شریک تھے۔ عقد کے بعد پرتکلف ضیافت طعام کی گئی۔ ۶ بجے شام کو رخصتی ہوئی۔

موسم :۔ بہت خراب ہو رہا ہے۔ شدید سردی پڑ رہی ہے۔ پالا کث رہا ہے۔ انفلوانزا، نمونیہ، پلوریسی، چیچک اپنا اپنا رنگ جمائے ہوئے ہیں۔ فالج کے بھی دو ایک واقعات سننے میں آ رہے ہیں کوئی گھر مشکل سے ایسا ملیگا جس میں دو ایک مریض نزلہ، زکام، بخار کے نہ پڑے ہوں۔ پالے سے فصل کو کافی نقصان پہونچ گیا ہے۔ ٹماٹر، آلو، مٹر کے کھیت جل گئے۔

محمد مسلم الدین صاحب علوی: حاجی وحید الدین صاحب علوی اطلاع دیتے ہیں کہ محمد مسلم الدین صاحب علوی ۳ ماہ اورنگ آباد (حیدرآباد) رہ کر کراچی واپس چلے گئے۔

لکھنؤ کی خبر ہے کہ شکیلہ فاطمہ بنت احتشام الدین صاحب علوی کو ۱۵ دن ہوئے نزلہ دکھانسی ہوا تھا اس کے بعد انفلوئنزا ہو گیا۔ ڈاکٹر [illegible] زیر علاج ہیں، انھوں نے نمونیہ تجویز کیا ہے خدا جلد صحت دے۔

سراج الدین صاحب علوی بن احتشام الدین صاحب علوی ۲۰ دن سے گھٹنوں کے شدید درد میں مبتلا ہیں دانے پڑ گئے ہیں۔

انبساط فاطمہ بنت ڈاکٹر محمد رضوان صاحب علوی ایک ہفتہ ہوا کھیل کے دوران گر پڑی تھی داہنے ہاتھ میں فریکچر ہو گیا۔ پلاسٹر چڑھا دیا ہے۔ ڈاکٹر نے ۲۰ دن کے بعد اتارنے کو کہا ہے۔

جزاک اللہ: ہم کو یہ معلوم کرکے دلی مسرت ہوئی کہ احمد محسن صاحب علوی کڑچی ضلع بلگام نے حسب وعدہ مدرسہ اسلامیہ [illegible] کی مدد کے لئے ۱۰۰ روپے کا منی آرڈر روانہ فرمایا ہے اور وعدہ فرمایا ہے کہ تا حین حیات سالانہ یہ رقم عنایت فرماتے رہیں گے۔

شبیر احمد صاحب علوی لکچرر ڈھاکہ اسی چند دن قیام کی غرض سے لکھنؤ آئے ہوئے ہیں۔ (باقی صفحہ ۷ پر)

پرنٹر و پبلشر ...	سعید احمد علوی
مالک کا نام ...	کمیٹی انتظامیہ
مقام اشاعت ...	بزم کی کاکوری لکھنؤ
مقام طباعت ...	سرفراز قومی پریس لکھنؤ
ایڈیٹر کا نام ...	سعید احمد علوی